69817 ـ كيا تيل، سياہی، اور آنكھ كی گندگی كی موجودگی طہارت پر اثر انداز ہوتی ہے ؟

سوال

كيا اگر كسی عضوء پر سياہی، تيل يا گھی وغيرہ لگی ہو تو اس سے وضوء نہيں ہوتا ؟
اور كيا كان اور ناك سے نكل كر جمنے والا مادہ طہارت ميں مانع ہے ؟
اور كيا اس كے متعلق كوئی صحيح حديث ملتی ہے ، اور كيا اس ميں علماء متفق ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس ميں اصول اور قاعدہ يہ ہے كہ:

(جو چيز بھی پانی كو جلد تك پہنچنے سے روكے اس كی موجودگی ميں وضوء صحيح نہيں، اور جس سے پانی نہ ركے اس سے وضوء صحيح ہے).

اس بنا پر اگر وضوء كے كسی عضوء پر سياہی لگی ہو تو وضوء صحيح ہے كيونكہ سياہی پانی كے ليے پانی نہيں.

ليكن گھی اگر تو جما ہوا ہے اور اس سے پانی عضو كی جلد تك نہيں پہنچتا تو اس كی موجودگی ميں وضوء صحيح نہيں ہوگا، ليكن اگر عضو پر صرف اس كا اثر ہی باقی ہے، يا پھر تيل كی طرح پگھلا ہوا ہے تو وضوء صحيح ہوگا، ليكن اس حالت ميں اسے عضوء پر پانی ملنا ہوگا، كيونكہ تيل پانی سے عليحدہ رہتا ہے.

اس كی تفصيل سوال نمبر (9493) كے جواب ميں بيان ہو چكی ہے، اس كا مطالعہ كريں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

" جب اس كے كسی عضوء پر موم يا آٹا، يا مہندی وغيرہ لگی ہو جو پانی اس كے عضو تك پہنچنے ميں مانع ہو تواس كی طہارت صحيح نہيں ہوگی، چاہے زيادہ ہو يا كم، ليكن اگر اس كے ہاتھ وغيرہ پر مہندی كا اثر اور اس كا رنگ ہو تہہ نہ جمی ہو، يا پھر مائع تيل كا اثر ہو، كہ پانی عضوكی جلد كو لگ جائے اور اس پر پانی چلے ليكن ٹھہرے نہ تو اس كی طہارت اور وضوء صحيح ہے " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 456).

دوم:

آنکھ سے نکل کر جمنے والی گندگی جو آنکھ کے کنارے میں ہوتی ہے بعض اہل علم کے ہاں اسے اتارنا ضروری ہے، ایك ضعیف حدیث میں آنکھ کے کنارے ملنے کا ذکر ملتا ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (45812) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے اس کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

کان سے نکل کر جمنے والا مادہ جو کان کے سوراخ سے باہر ہو اسے اتارنا ضروری ہے، لیکن اگر اندر ہے تو نکالنا ضروری نہیں، اس کی تفصیل سوال نمبر (34172) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .